وسیم اختر مفتی

زبیر بن عوّام رضی اللہ عنہ

[''سیر و سوانح'' کے زیر عنوان شائع ہونے والے مضامین ان کے فاضل مصنفین
کی اپنی تحقیق پر مبنی ہوتے ہیں، ان سے ادارے کا متفق ہونا ضروری نہیں ہے۔]

(۲)

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

حضرت زبیر بن عوام کے پڑوس میں ایک انصاری صحابی (حمید) رہتے تھے۔ دونوں کے ایک دوسرے سے متصل کھجوروں کے باغات تھے جنھیں ایک پہاڑی نالہ سیراب کرتا۔ پانی حضرت زبیر کے باغ سے ہو کر انصاری کے نخلستان میں پہنچتا۔ سیدنا زبیر پانی روک کر اپنی زمین سینچ لیتے پھر انصاری کی طرف جانے دیتے۔ ایک بار ان دونوں کا آپس میں جھگڑا ہوا۔ انصاری نے کہا، پانی (بغیر رکاوٹ کے میرے پیڑوں کی طرف) بہنے دو، حضرت زبیر نہ مانے۔ آخر کار دونوں یہ قضیہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے۔ آپ نے حکم فرمایا، زبیر! اپنا باغ سیراب کر لو پھر اپنے پڑوسی کے لیے پانی چھوڑ دو۔ انصاری غضب ناک ہو گیا اور کہا، (یہ فیصلہ) اس لیے کہ یہ آپ کا پھوپھی زاد بھائی ہے؟ غصے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کا رنگ متغیر ہو گیا۔ آپ نے فرمایا، زبیر! کھجوریں سیراب کر لو پھر پانی روکے رکھو حتیٰ کہ یہ پشتوں اور منڈیروں کو بھی تر کر دے۔ تب آپ نے زبیر کو پورا حق دلایا حالانکہ اس سے پہلے آپ نے ایسا مشورہ دیا تھا جس میں زبیر اور انصاری دونوں کے لیے سہولت تھی۔ حضرت زبیر کہتے ہیں، میرا خیال ہے، اسی واقعہ کی بعد قرآن مجید کی یہ آیات نازل ہوئیں، ''فلا وربك لا يؤمنون حتى يحكّموك فيما شجر بينهم، ہرگز نہیں! تیرے رب کی قسم! یہ مومن نہ ہوں گے حتیٰ کہ اپنے جھگڑوں میں آپ کو حکم تسلیم نہ کر لیں'' (النساء ۴: ۶۵) (بخاری: ۲۳۵۹، ۲۷۰۸، مسلم: ۶۰۶۵)۔ ایک دوسری روایت کے مطابق یہ واقعہ زبیر اور حاطب بن ابی بلتعہ کے مابین پیش آیا۔ حاطب مہاجر تھے اور غزوۂ بدر میں حصہ لے چکے تھے۔

زبیر بن عوام عہد رسالت میں وحی کی کتابت بھی کرتے تھے۔ انھوں نے آنجناب کا وہ خط تحریر کیا جو آپ نے

بنو معاویہ کو بھیجا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مردوں کے ساتھ عورتوں کو بھی راہ خدا انفاق کی ترغیب دیا کرتے تھے۔ ایک بار اسما رضی اللہ عنہا بنت ابوبکر جو سیدہ عائشہ کی بہن اور زبیر بن عوام کی اہلیہ تھیں، آپ کے پاس آئیں اور کہا، یا رسول اللہ! میرا اپنا تو کوئی مال نہیں، وہی ہے جو زبیر نے دے رکھا ہے۔ کیا میں اسے بھی صدقہ کر ڈالوں؟ آپ نے فرمایا، دے ڈالو، تم مال دینے میں بخل کرو گی تو اللہ کا فضل و کرم تم سے روک لیا جائے گا۔ (بخاری: ۲۵۹۰، مسلم: ۲۳۷۵) زبیر بن عوام کی دیانت و امانت مسلم تھی۔ حضرت عثمان کے علاوہ مقداد، ابن مسعود اور ابن عوف نے بھی انھیں وصی بنایا تا کہ ان کے بعد کے ان کے مال و اولاد کی نگہداشت کریں۔

حضرت زبیر بن عوام تھے جنھوں نے اسلام کے لیے سب سے پہلے تلوار سونتی۔ ایک بار مکہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت کی افواہ پھیلی تو زبیر ننگی تلوار سوت کر باہر نکل آئے۔ جب آپ کو دیکھ لیا تو تلوار میان میں ڈالی۔ آپ نے ان کے لیے اور تلوار کے لیے دعا فرمائی۔ دوسروں کو ضرب لگانے والے کو کبھی خود بھی چوٹ کھانا پڑتی ہے۔ ان کے جسم پر تلوار سے لگے ہوئے تین گھاؤ تھے۔ ان میں سے دو جنگ بدر ۲ھ میں اور ایک جنگ یرموک ۱۳ھ میں لگا تھا (دوسری روایت میں الٹ ترتیب کے ساتھ ایک گھاؤ جنگ بدر میں اور دو معرکۂ یرموک میں لگنے کا ذکر ہے)۔ ان کے چھوٹے بیٹے عروہ کہتے ہیں، میں بچپن میں اپنی انگلیاں مونڈھے کے گھاؤ میں ڈال کر کھیلا کرتا تھا۔ (بخاری: ۳۹۷۳) زبیر بن عوام کی تلوار پر چاندی جڑی ہوئی تھی۔ اس میں ایک دندانہ بھی تھا جو جنگ بدر (یا جنگ خندق) کے دن پڑا تھا۔ یہی تلوار ان کے بیٹے عبداللہ کے پاس آئی اور جب حجاج بن یوسف نے ان کو شہید کیا تو اسی دندانے کی نشانی سے پہچان کر ان کے بھائی عروہ بن زبیر کو دے دی گئی۔ اموی خلیفہ عبدالملک بن مروان نے تلوار ان کے حوالہ کرتے ہوئے مشہور عرب شاعر نابغہ ذبیانی کا یہ شعر بھی پڑھا

ولا عیب فیهم غیر ان سیوفهم　　　بهن فلول من قراع الکتائب

ان دلیروں میں کوئی عیب نہیں مگر اتنا ہی کہ لشکروں سے بھڑنے کی وجہ سے ان کی تلواروں میں دندانے پڑے ہیں۔

(بخاری: ۳۹۷۳)

عبداللہ بن زبیر نے اپنے والد سے پوچھا، کیا بات ہے کہ میں نے آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث اس طرح بیان کرتے نہیں سنا جیسے فلاں فلاں صحابی روایت کرتے ہیں؟ حضرت زبیر نے جواب دیا، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت نہیں چھوڑی (کہ آپ کی باتیں یاد نہ ہوں) لیکن آپ کا یہ ارشاد سن رکھا ہے، جس نے مجھ سے

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

جھوٹ منسوب کیا وہ اپنا ٹھکانا آگ میں بنا لے۔(بخاری:۱۰۸) انس بھی یہی کہتے تھے پھر بھی ان سے بے شمار احادیث مروی ہیں۔

حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبل حرا پر تھے۔آپ کے ساتھ ابوبکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ اور زبیر تھے۔ ایک چٹان ہلی تو آپ نے فرمایا، رک، ساکن ہو جا! تم پر نبی، صدیق اور شہید کے علاوہ کوئی نہیں۔(مسلم:۶۱۹۷)

زبیر بن عوام کا رنگ گندمی، جسم میانہ اور ڈاڑھی ہلکی تھی۔قد بہت لمبا نہ تھا تاہم کہا جاتا ہے، وہ گھوڑے پر سوار ہوتے تو پاؤں زمین پر لگتے۔ نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمان بن عوف اور زبیر بن عوام کو ریشمی قمیص پہننے کی رخصت عطا کی کیونکہ ان دونوں نے خارش اور جوؤں کی شکایت کی تھی۔(بخاری: ۲۹۲۰، مسلم:۵۳۹۶) حضرت زبیر بن عوام اپنے بالوں کو خضاب نہ لگاتے تھے۔

حضرت زبیر کے ۱۱ بیٹے اور ۹ بیٹیاں ہوئیں۔اسما بنت ابوبکر سے عبداللہ، عروہ، منذر، عاصم، مہاجر، خدیجۂ کبری، ام حسن اور عائشہ کی ولادت ہوئی۔ام خالد (امہ بنت خالد بن سعید جو حبشہ میں پیدا ہوئی تھیں) سے خالد، عمرو، حبیبہ، سودہ اور ہند نے جنم لیا۔رباب بنت انیف کلبیہ سے مصعب، حمزہ اور رملہ ہوئے۔زینب بنت مرثد نے عبیدہ اور جعفر کو جنم دیا۔ام کلثوم بنت عقبہ سے زینب کی پیدائش ہوئی۔حلال بنت قیس سے خدیجۂ صغری پیدا ہوئیں۔ حضرت عمر کی بیوہ عاتکہ بنت زید سے بھی حضرت زبیر کی شادی ہوئی جن سے ان کا بیٹا عیاض پیدا ہوا۔حضرت زبیر فرماتے ہیں، طلحہ بن عبیداللہ اپنے بچوں کے نام انبیا علیہم السلام کے ناموں پر رکھتے ہیں۔ میں نے اپنی اولاد کو شہدا (عبداللہ بن جحش، منذر بن عمرو، عروہ بن مسعود، حمزہ بن عبدالمطلب، جعفر بن ابوطالب، مصعب بن عمیر، عبیدہ بن حارث، خالد بن سعید اور عمرو بن سعید) کے ناموں سے موسوم کیا ہے، امید ہے، ان کی طرح یہ بھی شہادت سے سرفراز ہو جائیں۔

مطالعۂ مزید: السیرة النبویہ (ابن ہشام)، الطبقات الکبری (ابن سعد)، الجامع المسند الصحیح (بخاری)، صحیح مسلم، الاستیعاب فی معرفة الاصحاب (ابن عبدالبر)، البدایہ والنہایہ (ابن کثیر)، فتح الباری (ابن حجر)، الاصابہ فی تمییز الصحابہ (ابن حجر)

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com